تعارفِ کُتب

مشکوٰۃ المصابیح کا انگریزی ترجمہ (حصہ اول، مع تشریحی نوٹس) از پروفیسر جیمز رابسن ڈاکٹر آف لٹریچر، ڈاکٹر آف ڈیوِنٹی، سابق پروفیسر عربی ادب مانچسٹر یونیورسٹی۔

شائع کردہ: شیخ محمد اشرف کشمیری بازار، لاہور، (پاکستان) قیمت چار روپے صفحات ۷۲

اسلامی علوم کو مغربی زبانوں میں منتقل کرنے کا رجحان یوں تو بہت پرانا ہے، لیکن اس کام کی رفتار گزشتہ چند سالوں میں غیر معمولی طور پر تیز ہو گئی ہے۔ اس کے متعدد محرکات ہیں، جن میں سے ایک بڑا محرک یہ ہے کہ مسلم قوم کی نفسیات کو سمجھنے کے لیے اُس کے ذہنی پس منظر کا سمجھنا انتہائی ضروری ہے اور یہ چیز اسلامی علوم خصوصاً قرآن و حدیث کے جانے بغیر سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ پچھلے دنوں سُنا تھا کہ انگریزی زبان میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب پکتھال کا انگریزی ترجمۂ قرآن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اہلِ مغرب مسلمانوں کو سمجھنے کے لیے اس کتابِ پاک کو پڑھنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ یہی محرک حدیث کے تراجم کا بھی ہے۔

زیرِ نظر کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ فاضل مترجم برسوں عربی زبان و ادب کے استاد رہے ہیں اور انہوں نے یہ کام بڑی محنت سے سرانجام دیا ہے۔ اس ترجمہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مشکوٰۃ کے جس قدر نسخے ممکن تھے حاصل کیے، حدیث کی متداول کتابوں کی مختلف شرحوں کا مطالعہ کیا اور اس کے بعد اس کتاب کے ترجمہ کا کام شروع کیا۔ وہ نہ صرف عربی کے استاد ہیں، بلکہ عیسائی مذہب کے ایک نامور فاضل بھی ہیں۔

کتاب کے مطالعہ کے دوران میں جو غلطیاں ہمارے سامنے آئی ہیں انہیں ہم ذرا تفصیل کے ساتھ یہاں پیش کرتے ہیں:

پہلی بات جو اس کتاب میں طبیعت پر گراں گزرتی ہے وہ ہر جگہ حضورِ سرورِ کائنات

کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو نظر انداز کرنا ہے۔ جب یہ کتاب مشکوٰۃ کا ترجمہ ہے تو جہاں مشکوٰۃ میں حضورؐ کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ آتے ہیں وہاں دیانتداری کا تقاضا یہ تھا کہ ان الفاظ کا ترجمہ بھی درج کیا جاتا۔ مترجم نے یہی سلوک صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی کے ساتھ بھی کیا ہے۔ مترجم کا یہ "سہو" تو سمجھ میں آسکتا ہے مگر ناشر اگر ذرا توجہ دیتے تو ان الفاظ کو بغیر کسی کاوش کے بڑھایا جا سکتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقائے کار رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک مسلمان کا جو تعلقِ خاطر ہے اس پر یہ چیز سخت گراں گزرتی ہے۔ یہ عربی کی کسی عام کتاب کا ترجمہ نہیں بلکہ حضورؐ کے ارشاداتِ عالیہ اور ان کے افعال کے مستند ریکارڈ کا ترجمہ ہے اس لیے اس میں غیر معمولی توجہ اور محنت درکار تھی۔

اس ترجمے کو دیکھ کر ایک قاری کو اس بات کا بھی صحیح طور پر اندازہ ہو سکتا ہے کہ محض لغت ترجمہ کے معاملے میں کتنی عاجز ہے۔ جو لوگ صرف لغت پر اعتماد کر کے کسی عبارت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اس کے مفہوم کو کبھی صحیح طور پر ذہن نشین نہیں کر سکتے۔ اور لغت پر اس بے جا اعتماد سے بسا اوقات ایسی عجیب و غریب غلطیاں ہو جاتی ہیں جن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً صفحہ ۶۶ پر کتاب الطہارت کی ایک حدیث کا ترجمہ اسی لغت کی وجہ سے مضحکہ خیز بن گیا ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں استقیموا ولن تحصوا۔ مطلب یہ ہے کہ "راہِ راست پر چلو، اگرچہ راست روی کا پورا پورا حق تم ادا نہیں کر سکتے" مگر فاضل مترجم نے صرف لغت پر انحصار کرتے ہوئے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے "تم راہِ راست پر رہو، شمار نہ کرتے ہوئے" اس لفظی ترجمے نے لن تحصوا کی ساری معنویت کو غارت کر دیا ہے۔

یوں تو پورا ترجمہ ہی مجموعۂ اغلاط ہے اور عربی لغت اور قواعد اور محاورات کو سمجھنے میں مصنف نے جگہ جگہ سخت ٹھوکریں کھائی گئی ہیں مگر ہم یہاں صرف چند مقامات کی نشاندہی کرتے ہیں تاکہ

آپ کو اندازہ ہو سکے کہ جن مستشرقین پر ہمیں اتنا اعتماد ہے ان کے فاضل ترین افراد کو بھی اسلامی علوم میں کتنی دسترس حاصل ہے۔

کتاب الایمان میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں یہ عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! آگ سے نجات کا ذریعہ کیا ہے ؟ تو آپؐ نے فرمایا:

من قبل منی الکلمۃ التی	جو کلمہ میں نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا
عرضت علی عمی فردّھا فھی لہٗ	اور انہوں نے اسے رد کر دیا تھا اس کلمے کو
نجاۃ۔	جس شخص نے قبول کر لیا اس کے لیے نجات ہے۔

اس میں لفظ فردّھا (جس کو ابوطالب نے رد کیا تھا)، کا ترجمہ فاضل مترجم نے "دہرایا ہے" AND REPEATS IT کیا ہے یعنی "جو شخص وہ کلمہ قبول کر لیتا ہے اور اسے بار بار دہراتا ہے وہ نجات پا جائے گا" صفحہ ۱۵

اسی کتاب الایمان میں دوسری جگہ مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

یا رسول اللہ! بابی انت وامی	میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

یہ سیدھا سا ترجمہ ہے، اسے فاضل مترجم نے یوں بیان کیا ہے: "آپ مجھے اتنے ہی پیارے ہیں جتنے کہ میرے والدین" صفحہ ۱۴

یہاں متن اور ترجمہ میں بہت فرق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ پر اپنے ماں باپ بھی قربان کر دوں اور مترجم کہتے ہیں کہ آپ اور میرے والدین میری نظر میں برابر ہیں۔ غالباً مترجم نے "بابی" کی ب کا مفہوم نہیں سمجھا۔

اسی نوعیت کی ایک اور غلطی ملاحظہ فرمائیں۔ صاحبِ مشکوٰۃ کتاب الایمان فصل ثانی میں ترمذی اور نسائی سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت المسلم من سلم المسلمون

من لسانه ویده ... نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں" وزاد البیہقی فی شعب الایمان بروایة فضالة "والمجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله" یعنی بیہقی نے شعب الایمان میں فضالہ کی روایت سے جو حدیث نقل کی ہے اس میں یہ فقرہ زائد ہے کہ "مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کو مجبور کر کے اللہ کی اطاعت میں لگا دے"۔

فاضل مترجم نے یہاں المجاہد کو ایک راوی کا نام سمجھ کر اس کا ترجمہ یوں کر دیا ہے:-

"اور بیہقی نے شعب الایمان میں فضالہ اور المجاہد کی روایت سے یہ الفاظ بڑھائے ہیں" ص۱۲

انہوں نے اس بات پر بھی غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ حدیث کے پہلے حصے میں "المسلم" اسم فاعل آیا ہے اور پھر اس کے ساتھ اس کا فعل سلم آیا ہے، اس کے بعد المومن اسم فاعل آیا ہے اور ساتھ ہی اس کا فعل امن بھی موجود ہے۔ بالکل اسی طرح المجاهد اسم فاعل کے ساتھ اس کا فعل جاهد بھی لگا ہوا ہے۔ اور انہوں نے اسم فاعل کو راوی کا نام سمجھ لیا ہے۔

اسی کتاب الایمان کی فصل ثالث میں عمرو بن عبسہ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عبادت کے اوقات میں کون سا وقت افضل ہے تو آپ نے فرمایا: جوف اللیل الاخر یعنی "رات کا آخری نصف"۔ یہاں لفظ آخر جوف کی صفت ہے اور اس کی تصریح حواشی میں موجود ہے۔ قوله الآخر صفة جوف۔ ای النصف الآخر من اللیل۔ مگر فاضل مصنف نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ "رات کے تاریک ترین حصہ کا آخر"

اسی کتاب الایمان میں حضرت ابوذرؓ کی روایت ہے۔

"اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیه ثوب ابیض وهو نائم" یعنی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سفید چادر اوڑھے سو رہے تھے۔ فاضل مترجم نے سیاق وسباق پر غور کیے بغیر علیه ثوب ابیض کا مطلب یہ سمجھا کہ حضور اس وقت سفید لباس زیب تن کیے ہوئے تھے۔ ص۱۱

اسی طرح باب الکبائر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں حضور نے منافق کی چار نشانیاں بتائی ہیں۔ ان میں سے آخری نشانی یہ ہے واذا خاصم فجر یعنی "وہ جب جھگڑا کرے تو گالیوں پر اتر آتے"۔ اس کا ترجمہ بڑا ہی عجیب و غریب کیا گیا ہے۔ یعنی "وہ جب عدالت میں جائے تو حق و صداقت کے راستے سے ہٹ جائے" صفحہ ۱۸

باب الایمان بالقدر کی فصل ثانی میں ابوخزامہ کی حدیث ہے کہ ان کے والد نے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ جو جھاڑ پھونک اور دوا وغیرہ ہم کرتے ہیں کیا اس سے تقدیر کو ٹالا جا سکتا ہے؟ اس حدیث کا آخری حصہ ہے "وتقاۃ نتقیھا" یعنی دشمن یا بیماری یا آفات سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے جو تدبیریں ہم کرتے ہیں"۔ مترجم نے اس فقرے میں لفظ تقاۃ کو تقویٰ سمجھ لیا ہے اور اس کا ترجمہ یہ کر دیا کہ

"وہ پرہیزگاری جس پر ہم عمل کرتے ہیں"۔ صفحہ ۲۵

صفحہ ۶ پر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ روایت آئی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے بڑا سخی اللہ تعالیٰ ہے، پھر نوع بشری میں سب سے زیادہ سخی میں ہوں، اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جو علم حاصل کرتا ہے اور اس کی نشر و اشاعت کرتا ہے"۔ پھر آپ نے یہ الفاظ فرمائے: یاتی یوم القیٰمۃ امیرا وحدہٗ۔ فاضل مترجم نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"HE WILL COME AS A PRINCE ALONE"

اس جگہ مترجم نے محض لفظی ترجمہ کر دیا ہے جس سے مطلب ادا نہیں ہوا۔ یہاں حضورؐ نے دراصل وہی بات فرمائی ہے جو آج کل ہم کسی شخص کی تعریف میں کہتے ہیں کہ وہ اپنی ذات سے ایک ادارہ ہے۔ حضورؐ کا مدعا یہ ہے کہ قیامت کے روز وہ شخص پوری ایک جماعت کی صورت میں آئے گا جس میں ایک امیر ہوتا ہے اور بہت سے اس کے تابع ہوتے ہیں۔

اسی باب کی ایک اور روایت کا مفہوم سمجھنے میں فاضل مترجم نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔

حضرت حذیفہ کے قول "یا معشر القراء استقیموا . . . . الخ" کا ترجمہ انہوں نے یہ کیا ہے کہ "قرآن پڑھنے والو! اگر تم سیدھی راہ چلو گے تو بہت سبقت لے جاؤ گے۔ لیکن اگر تم دائیں یا بائیں مڑ جاؤ گے تو سخت گمراہی میں پڑ جاؤ گے" (صفحہ ۶۲)۔ حالانکہ دراصل حضرت حذیفہؓ اپنے زمانے کے قارئین قرآن سے جو بات اس فقرے میں کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ تم سیدھے چلو کیونکہ تمہیں پہلے ہی دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بڑی سبقت (یعنی سبقت فی الاسلام) حاصل ہے۔ اگر تم دائیں بائیں مڑو گے تو گمراہی میں بہت دور نکل جاؤ گے۔ یعنی دوسروں کی بہ نسبت تمہاری گمراہی زیادہ شدید قرار پائے گی

ص۴۶ پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "ہم یہود سے ایسی باتیں سنتے ہیں جو ہمیں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ کیا آپ کے نزدیک یہ درست ہوگا کہ ہم انہیں قلمبند کر لیا کریں؟" اس کے جواب میں حضور نے جو کچھ فرمایا اس کا ایک فقرہ یہ ہے۔

لقد جئتکم بھا بیضاء نقیۃ — میں تمہارے لیے اس شریعت کو صاف اور روشن حالت میں لیکر آیا ہوں۔

فاضل مترجم نے اس کا ترجمہ کیا ہے: "I HAVE BROUGHT THEM TO YOU WHITE AND PURE"۔ اس ترجمے میں اوّل تو لفظ "THEM" بالکل مہمل اور بے معنی ہے۔ پھر بیضاء کا ترجمہ "WHITE" محض مکھی پر مکھی مارنے کے مترادف ہے۔

ضمائر کے مرجع متعین کرنے میں مترجم نے بکثرت مقامات پر ٹھوکر کھائی ہے۔ اسی طرح معروف اور مجہول کے معاملے میں بھی ان سے متعدد فروگذاشتیں ایسی ہوئی ہیں جن سے مفہوم بالکل بدل جاتا ہے

کتاب کے مطالعہ کے بعد ایک قاری کے ذہن میں یہ احساس بھی پیدا ہوتا ہے کہ پروفیسر صاحب نے انگریزی کے لیے موزوں الفاظ تلاش کرنے میں اتنی کاوش نہیں کی ہے جو فی الواقع

اس قسم کے کام کے لیے ضروری ہے۔ مثلاً انھوں نے اعرابی (صٓ) کا ترجمہ بڑی بے تکلفی سے عرب ARAB کر دیا ہے۔ حالانکہ ایک معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا آدمی بھی جانتا ہے کہ قرآن مجید اور احادیث میں جہاں لفظ اعرابی آتا ہے وہاں اُس سے مراد عرب کا شہری نہیں بلکہ بدوی ہے۔ صفحہ ۹ پر صمد کا ترجمہ ابدی (ETERNAL) اور صٓ پر بلیغۃ کا ترجمہ طویل (LENGTHY) بھی کسی طرح موزوں نہیں معلوم ہوتا۔ یہ صرف چند نمایاں فروگزاشتیں ہیں جو سرسری مطالعہ سے سامنے آئی ہیں۔ اگر مزید غور سے دیکھا جائے تو بعید نہیں کہ غلطیاں زیادہ بھی پائی جائیں اور شدید بھی۔ اس سے پہلے حصے میں جو اس وقت پیش نظر ہے صرف کتاب الایمان، کتاب العلم اور کتاب الطہارۃ کا ترجمہ درج ہے۔ آغاز میں میں صفحات پر پھیلا ہوا مقدمہ بھی شامل ہے جس میں علم حدیث کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

کتاب کا معیار طباعت اچھا ہے اور شیخ محمد اشرف کے طباعتی ادارہ کے ہر لحاظ سے شایانِ شان۔ البتہ بعض مقامات پر پروف پڑھنے میں وہ احتیاط نہیں برتی گئی جو فی الواقع اس نوعیت کی کتابوں میں ضروری ہوتی ہے۔

ایک ضروری اعلان

ہم نے اس امر کا اہتمام کیا ہے کہ اسلامک پبلی کیشنز لمیٹیڈ، مکتبہ چراغ راہ، مکتبہ تعمیر انسانیت اور دوسرے اسلامی لٹریچر شائع کرنے والے اداروں کی کتب دفتر ترجمان القرآن سے بھی ضرورت مند حضرات کو مل سکیں۔ قارئین کرام اپنی ضرورت کے مطابق آرڈر بھیج سکتے ہیں۔

مینیجر شعبۂ کتب ادارہ ترجمان القرآن

اچھرہ، لاہور